ذہن • جسم • روح

اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ

سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ الرعد:۲۹

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ الرعد:39

ممبران رسالہ النداء

فہرست مضامین

اگر آپ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ماہانہ رسالہ النداء میں کوئی مضمون یا اپنی کوئی نظم بھجوانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل ای میل پر ہم سے رابطہ کریں۔

ISHAAT@KHUDDAM.CA

قال اللہ

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللّٰهِ ط
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

(یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔

سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

سورۃ الرعد، آیت 29

قال الرسول ﷺ

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيدٍ وأَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عن النَّبيِّ ﷺ قَالَ:
''مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بها مِنْ خَطَايَاهُ'' (متفق عليه)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو جو بھی تکان، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے، حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

ریاض الصالحین، کتاب المقدمات، باب الصبر، حدیث نمبر 37

کلام الامام امام الکلام

اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ اس کے عام معنی تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اور فلسفہ یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الوراطاقتوں کو مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دل پر کوئی ہم و غم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے۔

تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 426

پیارے حضور کی نصائح ان بچوں کے لیے جو ذہنی امراض اور ڈپریشن کے شکار ہیں

حضورِ انور نے فرمایا کہ کھلی ہوا میں جایا کریں اور پہلے تو وجہ معلوم کریں۔ ان کو اپنے کسی psychiatrist کو دکھانا چاہیے، ان کے ماں باپ کو، ان کے parents کو، ان کے بڑے بہن بھائیوں کو کسی psychiatrist کے پاس لے جائیں اور اس کا صحیح طرح علاج کریں اور اس کی جو تکلیف ہے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر یہ ہے کہ یہ نوٹ کرو کہ کس وقت زیادہ ایسی صورت بنتی ہے۔ دن کے وقت دس گیارہ بجے بنتی ہے تو پھر اس وقت تھوڑی سی کھلی ہوا میں باہر جا کے ٹہلیں۔ دوسرے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خود بھی دعا کریں۔ تھوڑی اپنی بھی will power ہونی چاہیے determination بھی ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس phase میں سے نکالے۔ تو علاج بھی ہو اور دعا بھی ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کے لیے آجکل ایم ٹی اے پہ پروگرام بھی آ رہے ہوتے ہیں ایک ڈاکٹر صاحب بتا رہے ہوتے ہیں کس طرح دور کی جا سکتی ہے۔ وہ پروگرام دیکھ لو اور میرا خیال ہے اس کی آن لائن ریکارڈنگ چل رہی ہو گی وہاں سے بھی پتا لگ جاتا ہے تو دیکھ کے جو ان کے parents ہیں یا بڑے بہن بھائی ہیں وہ دیکھ لیں پھر اس کے مطابق treatment کریں لیکن بہر حال یہ بیماری ہے اس بیماری کو پوری طرح seriously دیکھنا چاہیے، اور treat کرنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ کسی ڈپریشن والے کا مذاق اڑا دیا، یوں نہیں کرنا چاہیے۔ اور خود بھی استغفار کرو اور نماز پڑھو تو اللہ تعالیٰ پھر اسے ٹھیک کر دیتا ہے۔

واقفاتِ نو (ناصرات الاحمدیہ) برطانیہ کی (آن لائن) ملاقات - 8 مئی 2019

ذہنی صحت اور اسلامی تعلیم

از تحریر ارسلان احمد (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا)

مینٹل ہیلتھ کا مضمون بہت ہی اہم مضمون ہے۔اور خاص کر اس زمانے میں جب کہ دنیا کی بڑی تعداد اس کے بُرے اثرات میں مبتلا ہے، اس مضمون کی اہمیت کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ بڑھتی ہوئی فکر، اور دباؤ اور نامکمل خواہشات لوگوں کو بے چین اور ذہنی صحت کو خراب کر رہی ہیں۔ اسلامی تعلیمات جہاں دوسری جگہ ہماری رہنمائی کرتی ہیں، وہاں اس مضمون پر بھی بھرپور روشنی ڈالتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو انسان کا خالق و مالک ہے وہ جانتا ہے کہ انسان کے اندر کون کون سی فطرتی کمزوریاں موجود ہیں اور ان کا کیا کیا حل ہے۔ اسلامی تعلیمات انسان کو سکون اور امید کا پیغام دیتی ہیں اور مینٹل ہیلتھ کو صحیح سلامت رکھتی ہے۔

اسلام ہمیں ایسے خدا کا تصوّر پیش کرتا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے اور انسان سے اس کی ماں سے بھی بڑھ کر پیار کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں " اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا " (صحیح مسلم)۔ انسان کو کیا غم اور کیا ڈر اور کیا فکر ہو سکتی ہے جب ایسی طاقتور ہستی موجود ہو جو ہر وقت اس کی پرواہ اور خیال رکھتی ہے۔ انسان اکیلا نہیں بلکہ اس کے ساتھ ہمیشہ اسکا خدا رہتا ہے اور اس پر نظر رکھتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا کہ تو ہمیشہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے جو کمزور نہیں بلکہ ہر چیز پر حکومت رکھتا ہے۔ یہ خیال انسان کو امید اور اکیلے پن سے بچاتا ہے۔ اور نو امیدی کو دور کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی آنکھ اس کو دیکھ رہی ہے۔

مینٹل ہیلتھ کی خرابی کی بڑی وجہ نامکمل خواہشات بھی ہوتی ہیں۔ اسلام انسان کو اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے بجائے ان کو محدود کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر انسان کو ایک سونے کا پہاڑ بھی مل جائے تو اس کی خواہش ختم نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک اور پہاڑ کی خواہش کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں بلکہ بڑھتی رہتی ہیں اور انسان مایوس رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ (سورۃ القصاص:51) کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ قرآن انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے اور اس سے محبت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (سورۃ الذاریات :۵۱) کہ اللہ کی طرف دوڑو اور اس سے تعلق پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ جو انسان کی تخلیق سے پوری طرح واقف ہے ہمیں خبر دیتا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد:۲۹) کہ انسانی دل کی تسکین کو حاصل کرنے کا راز اللہ کے ذکر سے وابستہ ہے نہ یہ کہ انسان کی خواہشات پوری ہو جائیں۔ اس مضمون کو سمجھنے اور انسانی فطرت کی حقیقت کی آگاہی حاصل کرنے سے انسان اس دکھ اور پریشانی سے بچ سکتا ہے۔

اسلام زندگی کے مشکل وقتوں میں صبر کی اہمیت دیتا ہے۔ صبر مشکلات کا سامنا کرنے، دباؤ کو موڑنے، اور جذباتی ثبات بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ جن مشکل وقتوں میں دوسرے لوگ depression یا ذہنی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی غم پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ قرآن پاک میں آتا ہے اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (سورۃ البقرۃ :157) کہ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ قرآن ہمیں ایسا طریق سکھاتا ہے جس سے انسان غم اور مشکلات سے آسانی سے گزر جائے

اور اس کی مینٹل ہیلتھ پر برا اثر نہ ہو۔

اسلام ہمیں لوگوں سے تعلق پیدا کرنے کی تعلیم بھی دیتا ہے جس کی وجہ سے انسان اکیلے پن اور انسان احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہوتا۔ مسلمان دن میں پانچ دفعہ مسجد جاتے ہیں اور لوگوں سے ملتے اور تعلق پیدا کرتے ہیں۔ سال میں دو دفعہ عید ہوتی ہے اور الگ محبت اور پیار سے ملتے ہیں۔ ہر سال تمام مسلمان حج کے لئے بھی جمع ہوتے ہیں۔ اسلام میں امت کی حمایت اور یکجہتی کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔

اسلام ذہنی صحت کو فروغ دینے کے لیے ایک مکمل نظام پیش کرتا ہے جو روحانی، جذباتی، اور اجتماعی جہات کو شامل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو انسانی ذہن کا بنانے والا ہے، وہ اسکے تسکین کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔ اسلام اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق اور انسانوں کو زندگی کی مشکلات کے وقت ثابت قدمی، ایمان، اور اندرونی امن کے ساتھ سامنا کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ ان اصولوں کو اپنانا انسانوں کو طاقت، ایمان، اور دل کی سکینت کے ساتھ زندگی کے مشکلات سے نمٹنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ ہم اس عظیم اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور مینٹل ہیلتھ کے برے اثرات سے اپنے آپ کو محفوظ کرنے والے ہوں۔ آمین

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

الزمر:54

فلسفۂ نماز حضرت مسیح موعودؑ

نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال **پانچ** تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے اُن کا وارد ہونا ضروری ہے۔

(۱) پہلے جب کہ تم مطّلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلّی اور خوشحالی میں خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اُس وقت تم پر آتا ہے جب کہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جب کہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اُس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اُس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اُس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلّی امید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرار داد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گزر جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے

(۴) چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جب کہ فرد قرار داد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

(۵) پھر جب کہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اُس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظلّ ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء و قدر تمہارے لئے لائے گا پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹، کشتی نوح، صفحہ ۶۸ تا ۷۰)

قسط نمبر ۱
فلسفۂ نماز
از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

إِقَامَةُ الصَّلٰوة کے چھ معنے

يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ- جیسا کہ حَلِّ لُغَات میں بتایا جاچکا ہے إِقَامَةُ الصَّلٰوة کے معنے

(۱) باقاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں کیونکہ قَامَ عَلَى الْأَمْرِ کے معنے کسی چیز پر ہمیشہ قائم رہنے کے ہیں پس يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ کے یہ معنے ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اُسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں اُن کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اُسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اُس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائم مقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے۔

اِقَامَةُ الصَّلٰوة کے دوسرے معنے اعتدال اور درستی سے نماز ادا کرنے کے

(۲) دوسرے معنے إقامة کے اعتدال اور درستی کے ہیں ان معنوں کے رُو سے يُقِيمُونَ الصَّلٰوة کے یہ معنے ہیں کہ متقی نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں اور اس کے لئے جو قواعد مقرر کئے گئے ہیں ان کو توڑتے نہیں۔ مثلاً تندرستی میں یا پانی کی موجودگی میں وضوء کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وضو بھی ٹھیک طرح ان شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں جو اس کے لئے شریعت نے مقرر کی ہیں۔ اسی طرح صحیح اوقات میں نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز میں، قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ مقررہ عبارات اور دعائیں اور تلاوت اپنے اپنے موقع پر اچھی طرح اور عمدگی سے پڑھتے ہیں غرض تمام ظاہری شرائط کا خیال رکھتے اور انہیں اچھی طرح بجالاتے ہیں۔

اس جگہ یاد رکھنا چاہیے کہ گو شریعت کا حکم ہے کہ نماز کو اس کی مقررہ شرائط کے ماتحت ادا کیا جائے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب مجبوری ہو اور شرائط پوری نہ ہوتی ہوں تو نماز کو ترک ہی کر دے نماز بہر حال شرائط سے مقدم ہے۔ اگر کسی کو صاف کپڑا میسر نہ ہو تو وہ گندے کپڑوں میں ہی نماز پڑھ سکتا ہے خصوصاً وہم کی بناء پر نماز کا ترک تو بالکل غیر معقول ہے جیسا کہ ہمارے ملک میں کئی عورتیں اس وجہ سے نماز ترک کر دیتی ہیں کہ بچوں کی وجہ سے کپڑے مشتبہ ہیں اور کئی مسافر نماز ترک کر دیتے ہیں کہ سفر میں طہارت کامل نہیں ہو سکتی۔ یہ سب شیطانی وساوس ہیں لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرة:۲۸۷) الٰہی حکم ہے جب تک شرائط کا پورا کرنا اختیار میں ہو ان کے ترک میں گناہ ہے لیکن جب شرائط پوری کی ہی نہ جا سکتی ہوں تو اُن کے میسر نہ آنے کی وجہ سے نماز کا ترک گناہ ہے۔ اور ایسا شخص معذور نہیں بلکہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔ پس اس بارہ میں مومنوں کو خاص طور پر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

إِقَامَةُ الصَّلٰوة کے تیسرے معنے نماز کو کھڑا کرنے کے

(۳) تیسرے معنے اقامہ کے کھڑا کرنے کے ہیں۔ ان معنوں کے رُو سے يُقِيمُونَ الصَّلٰوة کے معنے یہ ہوئے کہ وہ نماز کو گرنے نہیں دیتے یعنی ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کی نماز درست اور باشرائط ادا ہو۔ اس میں ان مشکلات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جو نماز پڑھنے والے مبتدی کو زیادہ اور عارف کو کسی کسی وقت پیش آتی رہتی ہیں یعنی اندرونی یا بیرونی تاثرات نماز سے توجہ ہٹا کر دوسرے خیالات میں پھنسا دیتے ہیں۔ یہ امر انسانی عادت میں داخل ہے کہ اس کا خیال مختلف جہات کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے اور خاص صدموں یا جوش یا محبت کے اثر کے سوا جبکہ ایک وقت تک خیالات میں کامل یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے انسانی دماغ ادھر اُدھر گھومتا رہتا ہے اور ایک خیال سے دوسرا خیال پیدا ہو کر ابتدائی خیال سے کہیں کا کہیں لے جاتا ہے۔ اسی طرح بیرونی آوازیں یا پاس کے لوگوں کی حرکات یا کھٹکے، بو یا خوشبو، جگہ کی سختی یا نرمی اور اسی قسم کے اور اُمور انسانی ذہن کو ادھر سے اُدھر پھرا دیتے ہیں۔ یہی مشکلات نمازی کو پیش آتی ہیں اور اگر اپنے خیالات پر پورا قابو نہ ہو تو اسے پریشان خیال بنائے رکھتی ہیں اور بعض

اوقات وہ نماز کے مضمون کو بھول کر دوسرے خیالات میں پھنس جاتا ہے۔ اس حالت کی نسبت يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ میں اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بعض نمازیوں کو یہ مشکل پیش آئے گی مگر انہیں گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر درجہ کے انسان کے لئے ترقی کا راستہ کھول دیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی نماز میں ایسی پریشان خیالی سے دوچار ہو تو اُسے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور اپنی نماز کو بیکار نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں سے اسی قدر قربانی کی امید کرتا ہے جتنی قربانی اُن کے بس کی ہو پس ایسے نمازی جن کے خیالات پراگندہ ہو جاتے ہوں اگر نماز کو سنوار کر اور توجہ سے پڑھنے کی کوشش میں لگے رہیں تو چونکہ وہ اپنی نماز کو جب بھی وہ اپنے مقام سے گرے کھڑا کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کی نماز کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ اُسے قبول کرے گا اور اس نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرنے والے کو متقیوں میں ہی شامل سمجھے گا۔

اقَامَــةُ الصَّلٰــوة کے چوتھے معنے دوسرے لوگوں کو نماز کی ترغیب دینے کے

(۴) لغت کے مذکورہ بالا معنوں کے رُو سے يُقِيمُونَ الصَّلٰوة کے ایک اور معنے بھی ہیں اور یہ کہ متقی دوسرے لوگوں کو نماز کی ترغیب دیتے ہیں کیونکہ کسی کام کو کھڑا کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ اُسے رائج کیا جائے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلائی جائے۔ پس يُقِيمُونَ الصَّلٰوة کے عامل متقی وہ بھی کہلائیں گے کہ جو خود نماز پڑھنے کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور جو سست ہیں انہیں تحریک کر کے چست کرتے ہیں۔ رمضان کے موقع پر جو لوگ تہجد کے لئے لوگوں کو جگاتے ہیں وہ بھی اس تعریف کے ماتحت يُقِيمُــونَ الصَّلٰــوة کی تعریف میں آتے ہیں۔

اقَامَــةُ الصَّلٰــوة کے پانچویں معنے نماز باجماعت ادا کرنے کے

(۵) نماز باجماعت سے پہلے امام کے نماز پڑھانے کے قریب وقت میں اذان کے کلمات تھوڑی زیادتی کے ساتھ دہرائے جاتے ہیں ان کلمات کو **اِقامة** کہتے ہیں اور نماز باجماعت بھی ان معنوں کے رُو سے اِقَامَــةُ الصَّلٰــوة کا مفہوم رکھتی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی کہتے ہیں نماز کھڑی ہو گئی ہے۔ اس محاورہ کے مطابق يُقِيمُــونَ الصَّلٰــوة کے معنے ہوں گے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور دوسروں سے ادا کرواتے ہیں۔

نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز با جماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ نا قابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہو گی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے اَقِيمُــوا الصَّلٰــوة کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی خالی صلوا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اُسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہو گا اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہو گا۔

آج کل بہت سے لوگ ایسے ملتے ہیں جو باجماعت نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور باتوں میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز ہو چکتی ہے اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ نماز چلی گئی۔ ان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کیونکہ وہ معمولی غفلت سے بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اقَامَــةُ الصَّلٰــوة کے چھٹے معنے نماز کو ہوشیاری سے ادا کرنے کے

(٦) يُقِيمُــونَ الصَّلٰــوة کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ نماز چستی اور ہوشیاری سے ادا کی جائے کیونکہ سستی اور غفلت کی وجہ سے خیالات میں پراگندگی پیدا ہوتی ہے اور نماز کا مغز ہاتھ سے جاتا رہتا ہے اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں لاتیں ڈھیلی چھوڑنے یا سہارا لگانے [1] یا کہنیاں سجدہ کے وقت زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا ہے [2] اور اس کے بالمقابل رکوع میں کمر سیدھی رکھنے [3] کھڑا ہوتے وقت یا رکوع میں ٹانگوں کو سیدھا رکھنے سجدہ میں پاؤں گھٹنوں، ہتھیلیوں اور ماتھے پر بوجھ رکھنے [4] اور کمر اور پیٹ کو لاتوں سے جدا رکھنے [5] اور قعدہ کے موقع پر دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھ کر پاؤں کھڑا رکھنے کا حکم دیا ہے [6] کیونکہ یہ سب امور چستی اور ہوشیاری پیدا کرتے ہیں اور نیند اور اونگھ اور غفلت کو دور کرتے ہیں اور اسی وجہ سے اسلام نے نماز سے پہلے وضوء کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ سر اور جوارح کے اعصاب کو تری اور سردی پہنچ کر جسم میں چستی اور خیالات میں یکسوئی پیدا ہو۔

(تفسیر کبیر جلد ا، صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۵)

۱.(مسلم کتاب الصلوۃ باب کراھۃ الاختصار فی الصلوۃ) ۲.(ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی الاعتدال فی السجود) ۳.(ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی من لایقیم صلبہ) ۴.(ترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی السجود علی سبعۃ اعضاء) ۵.(ترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی السجود علی سبعۃ اعضاء) ٦.(ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء کیف الجلوس فی التشھد)

غم اور فکر کے لیے دعا

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو غم اور فکر زیادہ ہوں وہ یہ بار بار پڑھتا رہے **لاحول ولا قوۃ الا باللہ**''۔(بخاری)

اس حدیث کا اصل مقصد تو یہی ہے کہ غم اور تکلیف کے وقت ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس سے دعا کریں اور مدد مانگیں کیونکہ کوئی کام اس کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں اور وہی ذات تمام طاقتوں کا مرکز ہے لیکن اگر نفسیاتی نقطۂ نگاہ سے بھی اس حدیث کو دیکھا جائے تو اس میں بہت سے فوائد ہمیں نظر آتے ہیں جس سے آج کے ماہرین بھی متفق ہیں۔ مثلاً نفسیات کے ماہرین کہتے ہیں کہ ذہنی تناؤ کے شکار مریضوں کو چاہیے کہ اپنے لیے کوئی منتر یا نعرہ تجویز کریں اور اس کو بار بار دھیمی یا اونچی آواز میں دہرائیں۔ ان کے مطابق اس مشق کے ذریعہ آپ کی سوچوں میں ٹھہراؤ پیدا ہو گا، ذہن صاف ہو گا اور ذہنی سکون و اطمنان حاصل ہو گا۔ ۲۰۱۷ء کی ایک ریسرچ کے مطابق منتر یا نعرہ کے گنگنانے سے آپ کے جسم میں nitric oxide کی پیداوار میں اضافہ ہو گا جس سے آپ کے پٹھوں کو آرام حاصل ہو گا۔ مزید برآں اس ریسرچ نے یہ بھی ثابت کیا کہ اس کے ذریعہ بے چینی کی علامات میں بھی کمی لائی جا سکتی ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر

اس مشق کا دوسرا نفسیاتی اثر یہ ہوگا کہ اس میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ تمام طاقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لیے اسی ذات سے مدد طلب کی جائے۔ ڈپریشن کی ایک وجہ ناامیدی بھی ہوتی ہے۔ انسان کو اپنے مستقبل میں اندھیرا نظر آرہا ہوتا ہے۔ یہ دعا ان کے لیے سکھائی گئی ہے جو غم اور فکر میں مبتلا ہیں جن کو ایک نئے یقین کی ضرورت ہوتی ہے جس پر وہ انحصار کر سکیں۔ ایک شخص جو غموں اور فکروں میں الجھا ہوا ہو اور امید کی کوئی کرن اس کو نہ نظر آئے تو اس کی بے چینی دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ بار بار اپنے ذہن میں ایک ایسی طاقت کا ذکر کرتا رہے اور اپنے دماغ میں اس بات کو راسخ کر رہا ہو کہ ایک بالا ہستی موجود ہے جس کے ہاتھ میں سب طاقتیں ہیں اور وہ میری اس مشکل کو بآسانی دور کر سکتا ہے تو اس کی ناامیدی جاتی رہے گی اور وہ مدد کے لیے اسی ذات کے آگے جھکے گا۔ یہ بات ریسرچ نے بھی ثابت کی ہے۔ چنانچہ Harvard Medical School کے ایک نفسیات کے انسٹرکٹر David H. Rosmarin نے اپنی ریسرچ میں ثابت کیا ہے کہ خدا پر ایمان رکھنے والے لوگوں میں غیر یقینی حالات اور ناامیدی کا مقابلہ کرنے کی طاقت ایمان نہ لانے والوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ علاج کے نتائج بھی ایمان لانے والوں میں زیادہ مثبت نظر آئے ہیں۔ لہٰذا یہ طریق جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا وہ نہ صرف ایک بہترین دعا ہے بلکہ نفسیاتی طور پر بھی ہم میں بہتر تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

(بحوالہ الفضل روزنامہ 12 اکتوبر 2022ء)

مقصدِ پیدائش

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ۔ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ۔ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(آل عمران:192-191)

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ ہے کہ یقیناً آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں عقل والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں اور الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ تونے ہر گز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ ایک بات واضح ہو مخلوق پر، انسانوں پر، کہ ہر قسم کی پیدائش خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس پیدائش میں زمین و آسمان کی ہر چیز شامل ہے۔ انسان بھی اس پیدائش کا حصہ ہے۔ انسان کے لئے اس کی بہتری کے لئے، اس کے کام میں آسانی کے لئے اور اس کے آرام کے لئے دن اور رات رکھے۔ ایک جگہ فرمایا کہ اگر صرف دن ہی ہوتا اور رات کبھی نہ پڑتی تو تمہارا حال کیا ہوتا؟ اور اگر صرف رات ہی ہمیشہ کے لئے ہوتی تو پھر انسان کا کیا حال ہوتا؟ ان ملکوں میں، مغربی ممالک میں جائزہ لیں، دیکھیں تو سردیوں کے موسم میں دن بہت چھوٹے ہو جاتے ہیں اور راتیں لمبی ہوتی ہیں اور ان دنوں میں عموماً دیکھا ہو گا کہ ڈپریشن کے مریض بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس نے دن بھی بنایا، رات بھی بنائی۔ دو مختلف اوقات بنائے اور جب اس میں ذرا سی تبدیلی آتی ہے تو باوجود اس بات کے کہ ان لوگوں کو جو یہاں رہتے ہیں اس موسم کی عادت ہے جب چھوٹے دن آئیں، روشنی کم ہو جائے تو ڈپریشن شروع ہو جاتا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر بہت بڑا احسان ہے کہ یہ جو دن اور رات ہیں، یہ مختلف موسموں میں بھی ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ راتیں چھوٹی ہو جاتی ہیں، دن لمبے ہو جاتے ہیں۔ دن چھوٹے ہوتے ہیں راتیں لمبی ہو جاتی ہیں یا بعض دفعہ برابر ہو جاتے ہیں۔ یہ جو انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ادلتے بدلتے موسم بنائے ہیں، یہ اس لئے ہیں کہ وہ ایک تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے کہ کتنا بڑا احسان ہے، ایک ہی طرح کی چیز نہیں بنائی جس میں کوئی تبدیلی نہ ہو بلکہ جو فطرت نے اس کی طبیعت میں تبدیلی رکھی ہے اس کا اظہار ہوتا رہے اور انسان کہیں ڈپریشن کا مریض نہ ہو جائے اسے مختلف موسم دیئے، پھر یہ کہ روشنی کے جو دن ہیں اگر ہم جائزہ لیں تو روشنی عموماً زیادہ دنوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے دن کم عرصے کے لئے ہوتے ہیں اور بڑے دن زیادہ عرصہ کے لئے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عقلمند وہی لوگ ہیں جو ان ادلتے بدلتے موسموں کو، دنوں کو دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے احسان مند ہوں، شکر گزار ہوں کہ اس نے جس طرح انسان کی فطرت بنائی اس کے مطابق موسموں کو بھی ڈھال دیا اور اس لحاظ سے یہاں فرمایا کہ یہ جو بدلتے ہوئے دن ہیں اور راتیں ہیں انسان کو ان روشنی کے دنوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور روحانی فائدہ بھی اٹھانا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 10/اپریل 2009ء، فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پس در حقیقت مرد کا حُسن اُس کے کام میں ہے ظاہری بناؤ سنگھار میں نہیں

پس در حقیقت مرد کا حُسن اُس کے کام میں ہے ظاہری بناؤ سنگھار میں نہیں۔ مشہور ہے کہ عبدالرحیم خان خاناں جو ایک بہت بڑے جرنیل اور بڑے بہادر اور سخی گزرے ہیں انہیں ایک عورت نے لکھا کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ عبدالرحیم خان خاناں نے لکھا کہ مجھے آپ اس بات میں معذور سمجھیں۔ وہ عورت کسی اچھے خاندان میں سے تھی اس نے پھر لکھا کہ میں تو مر رہی ہوں اور چاہتی ہوں کہ آپ سے ضرور شادی کروں انہوں نے پوچھا کہ آخر مجھ سے شادی کرنے سے تمہاری غرض کیا ہے؟ وہ کہنے لگی میں نے آپ کے اخلاق، آپ کی شجاعت اور آپ کی سخاوت کو دیکھا ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ میری بھی ایسی ہی اولاد ہو۔ عبدالرحیم خان خاناں لطیفہ سنج تھے انہوں نے اُسے لکھا بیگم! یہ تو ضروری نہیں کہ اگر تم مجھ سے شادی کرو تو میری اولاد ضرور میرے جیسی ہی پیدا ہو ہاں چونکہ تم کو میرے جیسی اولاد کی خواہش ہے اسلئے میں آج سے آپ کا بیٹا ہوں اور آپ میری ماں ہیں جو خدمت مَیں اپنی ماں کی کیا کرتا ہوں آئندہ وہی خدمت میں آپ کی کیا کرونگا۔ تو دیکھو یہ اخلاق کا ہی نتیجہ تھا وہ چونکہ اچھے اخلاق والا انسان تھا اس لئے اُس نے قلوب پر اثر ڈال لیا تو ظاہری بناؤ سنگھار کی بجائے اچھے اخلاق دلوں پر اثر کیا کرتے ہیں اور اگر جسمانی لحاظ سے دیکھو تو پھر بھی جو لوگ مضبوط جسم رکھنے والے اور اچھے کام کرنے والے ہوں اُن ہی کی زیادہ محبت قلوب میں پیدا ہوتی ہے اور محبت بڑی پاکیزہ اور ہر قسم کی گندگی سے منزہ ہوتی ہے مگر جو شخص اپنا وقت چھوٹی چھوٹی باتوں میں ضائع کر دیتا ہے وہ نیکی کے بڑے بڑے کاموں سے محروم رہ جاتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 16، خدام الاحمدیہ سے خطاب)

ذہنی صحت سے متعلق آگاہی

دنیا بھر میں ایک اندازے کے مطابق

792 ملین

افراد ذہنی امراض کا شکار ہیں اور ہر سال تقریباً

80 لاکھ اموات

ذہنی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ سے اپنے ایک حالیہ خطاب میں فرمایا کہ:

’’ہم مادیت پرستی سے پُر دور سے گزر رہے ہیں۔ جہاں لوگ ذہین بھی ہیں لیکن زیادہ تر لوگ روحانی اور اخلاقی لحاظ سے بے بہرہ نظر آتے ہیں اور گویا ہر چمکتی ہوئی چیز کو سونا سمجھنے لگے ہیں۔ ان کو اس بات کا اندازہ ہی نہیں کہ ان کی سوچ کس قدر سطحی ہو چکی ہے اور مادیت پرستی کی رو میں بہنے کے کتنے برے نتائج ہو سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ ٹی وی، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر دکھائی جانے والی مادیت کی اندھی تقلید اور دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کی دوڑ ان کے لیے کتنی نقصان دہ ہے۔ انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ کیسے وہ چیز جسے وہ اپنی ترقی اور فائدے کی چیز سمجھتے تھے ان کے ایسے روحانی اور اخلاقی انحطاط کا باعث بنی ہے جسے رہتی دنیا میں کبھی کسی نے تجربہ نہیں کیا۔ ہم اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں کیونکہ لوگوں کی اکثریت بے چینی، ڈپریشن اور دوسری ذہنی صحت کی بیماریوں میں پہلے سے بہت زیادہ مبتلا ہو رہے ہیں۔ میرا پختہ ایمان ہے کہ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہیں دنیاداری کی دوڑنے اور دنیا کی خواہشات نے اپنے شکنجے میں لے لیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ وجہ کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کھو بیٹھے ہیں۔

ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جس میں خواہ کوئی کتنا بھی امیر ہو وہ ہمیشہ زیادہ کی طلب رکھتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اس پر خوش ہوں جو ان کے پاس موجود ہے وہ اس کو حاصل کرنے میں مصروف ہیں جو ان کے پاس نہیں ہے۔ جہاں مرد دنیاوی اموال کے حصول میں مصروف ہیں وہاں عورتیں بھی اُن سے کم نہیں۔ یہ غیر ضروری خواہشات کو پورا کرنے کی تمنا انسان کو صرف بے چینی اور مایوسی میں مبتلا کرتی ہے اور روشنی کی بجائے تاریکی کی طرف دھکیلتی ہے۔‘‘

(سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 2021ء کے اختتامی اجلاس سے حضور انور کا بصیرت افروز خطاب، اور مختصر رپورٹ

مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل یکم اکتوبر 2021ء صفحہ 2)

”ایک خادم نے حضور انور سے Covid-19 کے دوران ذہنی امراض کے مسائل کے حوالہ سے راہنمائی طلب کی کہ احمدی مسلمان نوجوان کس طرح ان ذہنی امراض کے مسائل سے بچ سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ عمومی طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ اس ذہنی دباؤ کی بنیادی وجہ طلبہ میں کووڈ ہے کیونکہ طلبہ باہر نہیں نکل رہے، انہیں اپنی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا، پڑھنے کا یا دیگر غیر نصابی سرگرمیوں میں شامل ہونے کا موقع نہیں مل رہا جیسے کھیل وغیرہ۔ لیکن ایک احمدی مسلمان طالب علم کے لیے، آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

’اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ‘

یعنی اللہ کے ذکر سے دل اطمینان حاصل کرتے ہیں (۱۳:۲۹)۔ اس لیے ایک احمدی مسلمان طالب علم کو ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنا چاہیے۔ اسے پنجوقتہ نماز یں پہلے سے بہتر طور پر ادا کرنی چاہئیں۔ اسے قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اللہ سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ بہترین طریق اللہ کو یاد کرنا ہے۔

نیز فرمایا کہ اس لیے جو دنیاوی چیزوں میں پڑے ہوئے ہیں، قدرتی طور پر اور یقیناً وہ ذہنی دباؤ کا شکار ہوں گے کیونکہ انہیں بے چینی ہے۔ ان کی ترجیحات مختلف ہیں، اور اسی لیے وہ تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اگر آپ کی ترجیح اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو آپ کی بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔“

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی (آن لائن) ملاقات۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 15/ تا 21/ اکتوبر 2021ء صفحہ 30)

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے ناصرت الاحمدیہ کے ساتھ ایک آن لائن ملاقات کے دوران ایک لڑکی نے پوچھا کہ ”دماغی صحت کے لیے کون سی دعائیں فائدہ مند ہیں خاص کر جب آپ کو معاشرے کی طرف سے دباؤ اور امیدوں کا سامنا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے ذہن سے اپنے مذہب، اپنے عقائد، اپنی شخصیت اور اپنے خاندانی پس منظر کے حوالہ سے ہر طرح کا احساس کمتری مٹا دیں۔ اپنی ذات میں خود اعتمادی پیدا کریں۔ پھر اپنی پنجوقتہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کریں۔ ایک سجدہ اس مقصد کے لیے مختص کر دیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عصر حاضر کے معاشرے کی برائیوں سے بچنے کی طاقت عطا کرے۔ تو بہترین طریقہ تو یہی ہے کہ اپنی پنجوقتہ نمازوں میں دعا کریں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اپنی صحتیابی کے لیے دعا، ایک سجدہ یا ایک یا دو رکعتیں مختص کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرمائے گا پھر اس کے علاوہ درود شریف پڑھیں اور یہ دعا

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بھی جس قدر ہو سکے ضرور پڑھیں۔ اس دعا کا ترجمہ یاد کریں اور پھر پڑھیں۔ پھر استغفار بھی کثرت سے کریں۔ اس کے گہرے معانی سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ آپ کو بری چیزوں سے بھی بچائے گی اور آپ میں خود اعتمادی بھی پیدا ہو گی۔“

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ یوکے ساؤتھ کی (آن لائن) ملاقات۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 20/ اگست 2021ء صفحہ 3)

اردو لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام الف لیلہ اور مقامات حریری کا مطالعہ کیا کرتے تھے جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ اس کام میں اپنا وقت صَرف کرتے تھے اور اُس وقت صَرف فرماتے تھے جب کہ آپ نے دعوی نہ کیا تھا مگر آپ کو الہام ہونے شروع ہو گئے تھے اور آپ مخالفین اسلام کے ساتھ مباحثات کر رہے تھے۔ ایسے وقت میں بھی آپ مطالعہ کے لیے وقت نکالتے تھے۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے وقت کا ایک حصہ اس کام کے لئے دے سکتے ہیں اور اس کی ضرورت سمجھتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کوئی اور یہ کس طرح خیال کر سکتا ہے کہ مجھے ایسے مطالعہ کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہمارے طلباء اور واعظوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کے اردو لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ میں نے اور کاموں کی وجہ سے اردو لٹریچر کی طرف توجہ نہ کی تو چند ہی دن میں نقص محسوس ہونے لگ گیا۔ بعض خیالات جنہیں میں ادا کرنا چاہتا نہ کر سکتا لیکن اس سے پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا۔ پھر میں نے مطالعہ شروع کیا تو یہ نقص دور ہو گیا۔

(زریں ہدایات (برائے طلباء)، جلد سوم، صفحہ ۱۹۷)

امیر المومنین، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے وفد کی ملاقات

مورخہ ۱۴؍اپریل ۲۰۲۴ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کینیڈا سے آئے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کے ۶۶؍احباب پر مشتمل ایک وفد کو، جن میں ممبرانِ نیشنل مجلس عاملہ اور ریجنل قائدین شامل تھے، اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کے لیے کینیڈا سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

السلام علیکم کہنے کے بعد حضورِانور نے دعا کروائی جس کے ساتھ ملاقات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ بعد ازاں تمام شاملینِ مجلس کو تعارف کروانے اور اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کے حوالے سے حضورِانور سے شرف گفتگو حاصل ہوا۔

سب سے پہلے حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ شرکائے مجلس میں سے کون اردو نہیں سمجھتا؟ اس پر ایک ماریشین نژاد خادم کو حضورِانور سے بات کرنے کا موقع ملا۔ حضورِانور کی جانب سے خدمت اور پیشہ کی بابت معلوم کرنے پر انہوں نے عرض کیا کہ وہ بطور معاون صدر برائے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اسٹوڈیوز (MKAC Studios) خدمات کی توفیق پا رہے ہیں نیز یہ کہ وہ پیشے کے طور پر تعمیرات کے خاندانی کاروبار میں اپنے والد صاحب کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ حضورِانور کے مزید استفسار پر کہ کیا وہ فرنچ،

کریول (Creole) اور انگریزی زبان پر عبور رکھتے ہیں؟

موصوف نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ انہیں مکمل اردو تو نہیں آتی البتہ وہ صرف تھوڑی بہت اردو سمجھ سکتے ہیں نیز اظہار کیا کہ جماعت میں کام کرنے کی بدولت انہیں زیادہ سے زیادہ اردو سیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔

حضورِ انور نے مزید دریافت فرمایا کہ کیا تم صرف 'تمہارا کیا حال ہے' کو ہی سمجھتے ہو؟ اس کے جواب میں انہوں نے معصومانہ انداز میں عرض کیا کہ مَیں ٹھیک ہوں۔

اس پر تمام حاضرین مجلس خوب محظوظ ہوئے۔ جس پر حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے استفہامیہ انداز میں برجستہ تبصرہ فرمایا کہ تو یہ آپ کی اردو زبان کی بلندی ہے۔ جس پر تمام حاضرین مجلس نے ایک مرتبہ پھر خوب حظ اٹھایا۔

اس کے بعد نائب صدران مجلس کو حضورِ انور سے بات کرنے کا موقع ملا۔ ایک نائب صدر مجلس نے حضورِ انور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ ربوہ سے ہیں جبکہ آبائی طور پر ان کا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔

دوسرے نائب صدر مجلس نے عرض کیا کہ وہ تین شعبہ جات تبلیغ، تجنید اور اطفال کی نگرانی کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ تیسرے نائب صدر مجلس نے عرض کیا کہ ان کی مفوضہ ذمہ داری میں چار شعبہ جات تربیت، تربیت نو مبائعین اور معاونین صدر برائے تراجم اور خصوصی ضروریات (Special Needs) کی نگرانی کا کام شامل ہے۔

پاکستان سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے معتمد مجلس نے حضورِ انور کی خدمت میں اپنے شعبہ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے عرض کیا کہ کینیڈا میں مجالس کی کل تعداد ۸۷ر ہے۔ اسی طرح انہوں نے ان مجالس کے متفرق کوائف کی تفصیل پیش کی۔ ماہانہ اپنی رپورٹس ارسال کرنے والی مجالس کی تعداد کی روشنی میں موصوف نے بتایا کہ گذشتہ چار مہینوں میں تناسب کے اعتبار سے ان کی اوسط اسّی فیصد رہی جبکہ بعض مہینوں میں یہ اوسط سَو فیصد تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

مہتمم اطفال نے حضورِ انور کی خدمت میں عرض کیا کہ کینیڈا میں اطفال کی کل تعداد ۲۵۷۶ر ہے جن میں سے تقریباً ایک ہزار اطفال باقاعدگی سے کلاسز میں شریک ہوتے ہیں۔

مہتمم تربیت نے عرض کیا کہ کینیڈا میں خدام کی کل تعداد ۷۰۰۰ ہے۔ حضورِ انور نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ ان میں سے کتنے باقاعدگی سے جماعتی سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں؟ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ اجتماعات میں حاضری پچاس فیصد سے زائد ہوتی ہے۔ اسی طرح انہوں نے اجتماعات اور ان کے مقامات کی تفصیلات بھی پیش کیں۔

پنجوقتہ نماز کی ادائیگی میں نمایاں کمی کی بابت سماعت فرما کر حضورِ انور نے موصوف کو خدام کو پنجوقتہ نمازوں میں پابندی اختیار کرنے کی ترغیب دینے کی اہمیت پر زور دیا نیز تلقین فرمائی کہ **جس مذہب میں عبادت نہیں، وہ مذہب ہی نہیں،** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو فرمایا تھا۔ جنہوں نے کہا تھا کہ ہمیں پانچ نمازیں مشکل ہیں، چھٹی دے دیں، تو آپؐ نے فرمایا تھا جس مذہب میں عبادت نہیں، وہ مذہب نہیں، تو پھر مذہب کیا ہوا؟ خدام کی ٹریننگ تو یہی ہے کہ آپ لوگ سَو فیصد خدام کو نمازوں کا عادی بنائیں۔ باجماعت نماز اگر مسجد میں نہیں بھی پڑھ سکتے تو گھروں میں باجماعت نماز پڑھ لیں یا کم از کم اپنی نمازیں پڑھیں۔ اگر وہ ہی نہیں ہے تو پھر باقی کیا کرنا ہے، تبھی تو اُوٹ پٹانگ کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تربیت کا بہت بڑا کام ہے، بہت بڑا چیلنج ہے۔ اس کو اگر آپ نہیں کریں گے تو سارے تباہ ہو جائیں گے۔ ان کو یہ ذہن میں ڈال دیں کہ تم لوگوں کا خیال ہے کہ تم دنیا کما کے ترقی کر جاؤ گے۔ ہاں! مذہب کو چھوڑ دو، احمدیت سے انکار کر دو، پیچھے چلے جاؤ، پھر ٹھیک ہے۔ پھر مذہب کو چھوڑ کے جو مرضی کرو۔ پھر اللہ کا معاملہ ان کے ساتھ اگلے جہان میں جا کے ہو گا۔ لیکن اگر یہاں دعویٰ ہے کہ ہم احمدی بھی ہیں اور پھر نمازیں بھی نہیں، عبادت بھی نہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل بھی نہیں تو پھر دنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے اور آخرت میں بھی ملتی ہے۔

تو لوگوں کو سمجھانے کے لیے آپ کو ایسا پلان کرنا پڑے گا۔ بعض لوگ ہوتے ہیں جن کو ہلکی سی بات سے سمجھ آ جاتی ہے جبکہ بعض لوگ ہوتے ہیں جن کو تھوڑا سا گہرائی میں جا کر سمجھانا پڑتا ہے۔ تو گروپ بنائیں کہ کس category میں کون سے لوگ آتے ہیں۔ پھر ان کے لیے پلان کریں کہ کون کون لوگ ہیں جو ان کو approach کر سکتے ہیں، صحیح طرح access ہو اور پھر ان کی تربیت ہو۔ اکیلا آدمی، سیکرٹری تربیت کچھ نہیں کر سکتا، مہتمم تربیت کچھ نہیں کر سکتا یا منتظم تربیت کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے ہر علاقے میں ایک ٹیم بنانی پڑے گی، وہ ٹیم بنائیں۔ بہت سارے ایسے لڑکے ہیں جو اچھے بھی ہوتے ہیں، ان کو تربیت کی ٹیموں میں شامل کریں اور ان کو صحیح طرح utilise کریں۔

ایڈیشنل مہتمم تربیت برائے رشتہ ناطہ نے حضورِ انور کی خدمت میں اپنے شعبہ کے حوالے سے عرض کیا کہ خدام

کو درپیش چیلنجوں پر بات کرنے کے لیے تمام ریجنز میں والدین کے ساتھ خصوصی سیشنز کا انعقاد کیا گیا۔ حضور انور نے جماعتی اداروں کے ساتھ مربوط ہم آہنگی اختیار کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے تلقین فرمائی کہ لجنہ اماء اللہ اور مجلس انصاراللہ کے ساتھ تربیت کا ایک co-ordinated پروگرام بنائیں اور پھر سارے مل کے کام کریں تو پھر کام ہو گا۔ پھر جماعتی تربیت کا شعبہ ہے وہ بھی involve ہو۔ اکیلے اکیلے ہر ایک کی effort کوئی کام نہیں کر سکتی۔

بعد ازاں حضورِانور نے مہتمم مال اور ایڈیشنل مہتمم مال سے بات کرتے ہوئے بجٹ کے مختلف امور پر راہنمائی فرمائی۔ یہ سماعت فرما کر کہ ۷۳؍فیصد خدام چندہ دیتے ہیں، حضورِانور نے چندے اور اعداد و شمار کے مطابق نماز پڑھنے والوں کی تعداد میں نمایاں طور پر کم تناسب کے درمیان موازنہ کرتے ہوئے مہتمم مال کی اس جانب توجہ مبذول کروائی کہ شعبہ مال کو خدام کی تربیت پر بھی زور دینا چاہیے اور ہدایت فرمائی کہ صرف پیسے اکٹھے نہ کریں، تربیت بھی تو مقصد ہے۔ تربیت تو دس فیصد کی ہے اور چندہ دینے والے ۷۳؍فیصد ہیں۔ پیسے اکٹھے کرنے پر آپ کا زور ہے حالانکہ نمازیں پڑھنے پر زیادہ زور ہونا چاہیے۔ اگر نمازیں پڑھنے والا بندہ ہو گا تو پیسے تو آ جائیں گے۔ اسی لیے تو خدام کہتے ہیں کہ آپ پیسے، چندہ اکٹھا کرنے کے لیے آ جاتے ہیں، نمازوں کا کہنے کے لیے ہمارے پاس نہیں آتے۔ اسی طرح ٹیمیں بنائیں جس طرح چندے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ ایک ڈرائیو ہوتی ہے، ہر سال دو دفعہ عشرہ منایا جاتا ہے، تو اسی طرح سال میں تربیت کے دو سے چار عشرے منائیں تاکہ ہر ایک نماز پڑھ سکے۔

مہتمم اشاعت نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ امسال ان کے ہدف میں مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ترجمان رسالہ النّدا کے بارہ ایڈیشنز کی اشاعت شامل ہے نیز ابھی تک پانچ شائع ہو چکے ہیں۔

مہتمم صحت جسمانی کی صحت کا مشاہدہ کرتے ہوئے حضورِانور نے استفہامیہ انداز میں ان سے دریافت فرمایا کہ ماشاءاللہ! اپنی صحت کے علاوہ بھی کوئی اَور کام کرتے ہیں؟ اس پر تمام حاضرین مجلس مسکرا دیے۔ موصوف نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ عرض کیا کہ باقی خدام کو بھی کھیلنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ وہ خود کیا گیم کھیلتے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ وہ باسکٹ بال اور والی بال کھیلتے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے اچھا ماشاءاللہ! کے دعائیہ کلمات ادا کرتے ہوئے موصوف کو کھڑے ہو کر قد دکھانے کی ہدایت کی۔ تعمیل ارشاد میں جب موصوف کھڑے ہوئے تو حضورِانور نے تبصرہ فرمایا کہ اتنا لمبا قد تو نہیں باسکٹ بال والا۔ علاوہ ازیں موصوف نے یہ بھی عرض کیا کہ وہ رمضان میں نہیں کھیلتے لیکن عام طور پر ہفتے میں دو بار کھیلتے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو میں دیکھ رہا ہوں نیز استفسار فرمایا کہ یہ سارا وزن آپ کا رمضان میں بڑھ گیا ہے؟ اس پر تمام شاملین مجلس بھی مسکرا دیے۔ حضورِانور نے مزید دریافت فرمایا کہ کتنے خدام باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا ایسے خدام کی تعداد ۱۵۰۳؍ہے جو ورزش میں باقاعدہ ہیں۔

مہتمم خدمت خلق نے حضورانور کی خدمت میں عرض کیا کہ ان کے شعبہ کے تحت charities کو فنڈز فراہم کیے جاتے ہیں۔ پچیس چیریٹی رنز منعقد کروائی گئیں اور ان سے چار لاکھ کینیڈین ڈالر کی خطیر رقم بطور عطیات اکٹھی ہوئی۔ بایں ہمہ چیریٹی واکس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے اور گذشتہ برس ایک چیریٹی ڈنر کا انعقاد کروایا گیا تھا جس میں بہت سے لوگوں نے حصہ لیا تھا۔

مہتمم مقامی نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ مقامی ریجن میں خدام کی کل تعداد ۱۵۳۳؍ہے۔ ایسے خدام کے متعلق بات کرتے ہوئے جن کو تربیت کی ضرورت ہے، حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا ایسے خدام کی اصلاح کے لیے کسی تربیتی منصوبہ کا نفاذ عمل میں لایا گیا ہے؟ اسی طرح ہدایت فرمائی کہ نوجوانوں کو معاشرے کی برائیوں سے بچانے کے لیے ایک جامع منصوبہ بندی کی جانی چاہیے۔

معاون صدر برائے وقفِ نَو نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ واقفین نو لڑکوں کی کل تعداد ۲۴۵۶؍ہے اور ان میں سے ۸۷۵؍مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہیں۔ حضورِانور نے تلقین فرمائی کہ واقفین نو کو خاص طور پر پیچھے پڑ کر نشوں اور گندی عادتوں سے بچانے کی کوشش کرو۔ میں نے کینیڈا میں ہی وقفِ نو کو ایک خطبہ بھی دیا تھا اس کو سامنے رکھتے ہوئے، پوائنٹس بنا کر ہر ایک کو بار بار reminder بھیجتے رہو اور ان کے دل میں ڈالو کہ آپ وقفِ نو ہیں، کیوں ہیں، کیا ہیں اور کس لیے ہیں۔ ان کو realise ہونا چاہیے۔

معاون صدر برائے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اسٹوڈیوز نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اپنے اسٹوڈیوز ہیں جن میں ایک کنٹرول روم اور ایک ایڈیٹنگ روم ہے۔ اسی طرح تمام ریکارڈ شدہ مواد کو مجلس خدام الاحمدیہ کے یوٹیوب چینل پر اَپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یہ سماعت فرما کر حضورِانور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس کافی اچھی تعداد میں ایسے خدام موجود ہیں جو اچھے پروگرام بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا آپ کو اپنے پروگرام MTA کے معیار کے بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس کے بعد معاون صدر برائے ضیافت کو حضورِانور سے بات کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

پھر معاون صدر برائے پراپرٹیز اینڈ انوینٹری (Properties and Inventory) نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے زیر ملکیت چار جائیدادیں ہیں جو تمام کی تمام ٹورانٹو میں واقع ہیں۔

چیئرمین محمود انسٹیٹیوٹ نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ نے محمود انسٹیٹیوٹ کے نام سے ایک آن لائن پلیٹ فارم شروع کیا ہے جہاں دینی علم کے کورسز ریکارڈ کیے جاتے ہیں۔ حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ اس سے کتنے خدام مستفید ہو رہے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اس آن لائن پلیٹ فارم

کے اجرا کا یہ پہلا سال ہے۔ چنانچہ گزشتہ چار مہینوں میں بارہ ترتیل القرآن کورسز، گیارہ ترجمۃ القرآن کورسز اور تین بنیادی عربی اسباق ریکارڈ کیے گئے ہیں۔

ان کے بعد بالترتیب چیئرمین مجلس حسنِ بیان اور چیئرمین پریس اینڈ میڈیا کو حضورِانور کی خدمت میں تعارف اور اپنے اپنے شعبہ کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کرنے کا موقع ملا۔

چیئرمین مجلس انصار سلطان القلم سے بات کرتے ہوئے حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ آپ ابھی خادم ہیں یا انصار میں چلے گئے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ابھی ایک اَور سال ہے۔ یہ سماعت فرما کر حضورِانور نے از راہِ شفقت فرمایا کہ اچھا ایک اَور سال ہے، داڑھی اچھی طرح سفید ہو جائے تو پھر جانا۔

حضورِانور نے مزید دریافت فرمایا کہ مجلس انصار سلطان القلم میں کتنے خدام شامل ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہماری mailing list میں تو پانچ سَو سے زائد خدام شامل ہیں لیکن actively لکھنے والے صرف پچیس سے تیس ہیں۔ یہ سماعت فرما کر حضورِانور نے تلقین فرمائی کہ جو باقی ایکٹو نہیں ان کو ایکٹو کریں یہی تو آپ کا کام ہے۔

معاون صدر برائے وصیت نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ ۱۶۴۵؍ خدام موصی ہیں۔ اس پر حضورِانور نے تبصرہ فرمایا کہ نماز پڑھنے والوں سے زیادہ موصی ہیں، اس تناظر میں موصی ہونے کے بنیادی مقصد پر سوال اٹھتا ہے، پیسے اکٹھے کرنا تو اصل کام نہیں ہے۔ موصیان کو بھی عادت ڈالو کہ وہ نمازوں میں ریگولر ہوں اور قرآن کریم پڑھنے میں ریگولر ہوں اور اس کو سمجھنے میں ریگولر ہوں، یہ وصیت کا کام بھی ہے۔ صرف ۱/۱۰ حصہ دے کے بخشا تو نہیں جانا، باقی کام بھی کرنے ضروری ہیں۔ کم از کم ۱۶۰۰؍ خدام تو شعبہ تربیت کی لسٹ میں ہونے چاہئیں جو پانچ نمازیں پڑھنے میں ریگولر ہوں۔ قائدین یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی سن رہے ہیں، وہ بھی اس بات کو نوٹ کریں کہ اپنے اپنے علاقوں میں اس طرف توجہ دیں۔ حضورِانور نے اس ضمن میں قائدین سے مدد لینے کی بھی ہدایت فرمائی۔

بعد ازاں ریجنل قائدین کو حضورِانور کو اپنا تعارف کروانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضورِانور نے ریجنل قائدین سے مخاطب ہوتے ہوئے بالخصوص خدام کی تربیت، ان میں نماز کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور انہیں جماعتی سرگرمیوں میں فعال بنانے کی اہمیت پر زور دیا نیز ریجنل قائدین سے ان کے متعلقہ ریجنز میں موجود خدام کی کل تعداد کے بارے میں بھی استفسار فرمایا۔

ریجنل قائد ویسٹرن کیلگری ریجن کو حضورِانور سے بات کرنے کا موقع ملا تو انہوں نے عرض کیا کہ لوگوں کی توجہ باجماعت نماز پڑھنے کی طرف مبذول کروانا ان کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ یہ سماعت فرما کر حضورِانور نے تلقین فرمائی کہ نماز بنیادی چیز ہے لہٰذا کم از کم سَو فیصد اپنی پنجگانہ نمازوں کا باقاعدگی سے التزام کیا کریں۔

ریجنل قائد Prairie ریجن سے حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ وہاں کتنے خدام ہیں؟ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ ان کے ریجن میں خدام کی کل تعداد ۴۹۶؍ ہے۔ یہ سماعت فرما کر حضورِانور نے توجہ دلائی کہ ان کی زیادہ تربیت کریں، صرف پیسے نہ مانگا کریں، تربیت بھی کیا کریں۔

ریجنل قائد ویسٹرن اونٹاریو ریجن کو حضورِانور نے تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی خصوصی تلقین فرمائی۔

چیئرمین سوشل میڈیا سے بات کرتے ہوئے حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ آپ سوشل میڈیا پر کتنا میسج بھیجتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارا ایک مرکزی اکاؤنٹ ہے اور اس پر برینڈ بلڈنگ (Brand building) کی کوشش کر رہے ہیں کہ مسلم یوتھ ہم ہی ہیں اور اس کے علاوہ کینیڈا کے ہر شہر میں جہاں پر خدام الاحمدیہ established ہیں اس میں بھی برینڈ build کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ سماعت فرما کر حضورِانور نے ہدایت فرمائی کہ رابطہ رکھیں، چھوٹے چھوٹے passages بنا کے سوشل میڈیا پر دیتے رہیں جو تربیتی بھی ہوں۔ تربیت والوں سے بھی لیتے رہیں، ایک ایسی ٹیم بنائیں اور وہ دیتے رہیں تاکہ لوگ پڑھتے رہیں اور ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ہوتی رہے۔

معاون صدر برائے خصوصی ضروریات (Special Needs) نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ خصوصی ضروریات والے خدام اور اطفال کی کل تعداد ۵۹؍ ہے، جن میں سے کچھ اطفال خصوصی سکولوں میں پڑھ رہے ہیں جبکہ خدام یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کی اپنی خصوصی ضروریات ہیں۔

ان کے بعد بالترتیب معاونین صدر برائے تراجم، اجتماع و دَورہ جات اور آئی ٹی نے حضورِانور سے شرف گفتگو حاصل کیا۔

مہتمم تحریک جدید سے بات کرتے ہوئے حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ تحریک جدید میں خدام الاحمدیہ کی کتنی

participationہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ گذشتہ برس تحریک جدید کے مالی قربانی کے جہاد میں ۵۴۰۰/ خدام نے حصہ لیا۔ حضورِانور نے فرمایا کہ ۷۵/فیصد تحریک جدید میں شامل کر لیے حالانکہ نمازوں میں بھی کم از کم اتنے شامل ہونے چاہئیں۔ مزید استفسار فرمایا کہ contribution کتنی تھی اور کیا جماعت کی تحریک جدید کی مدّ میں کُل مالی قربانی کا ایک تہائی حصہ تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ سات لاکھ دو ہزار کینیڈین ڈالر کی وصولی ہوئی تھی، اس پر حضورِانور نے مزید دریافت فرمایا کہ جماعت کینیڈا کی کُل وصولی کتنی تھی؟ موصوف کے چالیس لاکھ کینیڈین ڈالر عرض کرنے پر حضورِانور نے فرمایا کہ پھر تو ایک چوتھائی بھی نہیں ہوا نیز ہدایت فرمائی کہ جماعت کی تحریک جدید میں کُل مالی قربانی میں ہر ذیلی تنظیم خدام، انصار اور لجنہ کا کم از کم ایک ایک تہائی حصہ ہونا چاہیے۔ اس پر موصوف نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ان شاءاللہ کوشش کریں گے۔

مہتمم صنعت و تجارت نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ امسال وہ خدام کی skills کو بہتر بنانے کے لیے کورسز پر توجہ دے رہے ہیں۔

مہتمم تربیت نو مبائعین سے گفتگو کرتے ہوئے حضورِانور نے نو مبائعین کی تعداد کی بابت دریافت فرمایا تو انہوں عرض کیا کہ کُل ۱۱۶/ نو مبائعین ہیں۔ حضورِانور نے ہدایت فرمائی کہ انہیں اپنی سرگرمیوں اور مرکزی نظام (mainstream)میں شامل کریں نیز توجہ دلائی کہ تین سال کے بعد ان کی تربیت کو اس سطح پر پہنچ جانا چاہیے کہ جہاں پھر وہ مرکزی نظام میں شامل ہو سکیں، بایں ہمہ حضورِانور نے نماز کی اہمیت پر بھی زور دیا۔

مہتمم تجنید نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ تجنید کے مطابق ۷۴۰۳/ خدام ہیں اور یہ ڈیٹا گھر گھر جا کر اکٹھا کیا گیا ہے۔

پھر محاسب نے حضورانور کی خدمت میں اپنی مساعی کی رپورٹ پیش کی نیز بجٹ کے حوالے سے مختلف امور کو بیان کیا۔

مہتمم تعلیم سے بات کرتے ہوئے حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ امسال آپ نے خدام کے مطالعہ کے لیے کون سی کتاب مقرر کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور کی ہدایت کے مطابقEssence of Islam سے اقتباسات خدام کے ساتھ شیئر کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے حضورانور نے مزید راہنمائی فرمائی کہ collection کر کے مختلف قسم کے اقتباسات، ایک تھوڑا سا مضمون بنا کے، پمفلٹ کی صورت میں آن لائن یا کسی طرح ان کو دے بھی دیا کریں تا کہ لوگ پڑھتے رہیں۔ مختلفpassages سوشل میڈیا کو بھی دے دیے تا کہ وہ بھی آگے آن لائن کرتے رہیں۔ کو آرڈی نیٹ (co-ordinate) کریں۔

مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ امسال ۲۵/ غیر از جماعت احباب کو اسلام احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی جبکہ ان میں سے ۲۱/ احباب جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کر کے احمدی ہوئے۔

مہتمم امور طلبہ نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ ۲۰۱۴/ طلبہ میں سے ۳۷۴/ طلبہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ماسٹر ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔

مہتمم عمومی سے حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ مسجدوں میں ڈیوٹی لگاتے ہیں؟ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ تمام ۵۸/ مساجد میں ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ یہ ساعت فرما کر حضورانور نے توجہ مبذول کروائی کہ اس کے باوجود آپ کی مسجدوں میں لوگ آ کے توڑ پھوڑ کر کے چلے جاتے ہیں؟ موصوف نے عرض کیا کہ ایسے ایک دو واقعات ہوئے ہیں، جس پر حضورِانور نے ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے دوبارہ یاددہانی کروائی کہ خدام کو ڈیوٹی پر لگایا کرو۔ علاوہ ازیں حضورِانور نے محبت بھرے انداز میں ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ تبصرہ فرمایا کہ آپ تو شکل سے مجھے شریف لگ رہے ہیں، مہتمم عمومی کو تو دھڑلے والا ہونا چاہیے۔ اس برملا تبصرہ پر تمام شاملین مجلس نے بھی خوب لطف اٹھایا۔

مہتمم وقار عمل نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ مساجد اور نماز سینٹرز میں باقاعدگی سے وقار عمل کا انتظام کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد چار نائب صدور نے یکے بعد دیگرے حضورِانور سے شرف گفتگو حاصل کیا۔

بعد ازاں حضورِانور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو مختلف امور میں درکار راہنمائی کے حوالے سے متعلقہ ضروری معلومات فراہم کر دی گئی ہیں۔ میٹنگ کے دوران جو بھی ہدایات دی گئی ہیں اگر ان پر ہی عمل درآمد کر لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ کافی ہو گا۔ مزید برآں آخر پر حضورانور نے ایک مرتبہ پھر خدام کو نماز پڑھنے کی ترغیب دینے کی اہمیت کا اعادہ فرمایا۔

ملاقات کے اختتام پر حضورانور نے ازراہِ شفقت علَمِ انعامی جیتنے والوں کو لوائے خدام الاحمدیہ سے نوازا اور دو مزید قائدین کو بھی مجلس خدام الاحمدیہ میں ان کی خصوصی مساعی پر اعزاز سے نوازا نیز خدام کو گروپ تصاویر بنوانے کا بھی شرف بخشا۔

حضورانور نے آخر پر سب شاملین کو اللہ حافظ کہتے ہوئے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا اوراس طرح سے یہ ملاقات بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

(ماخوذ الفضل انٹرنیشنل 25/ اپریل 2024ء)
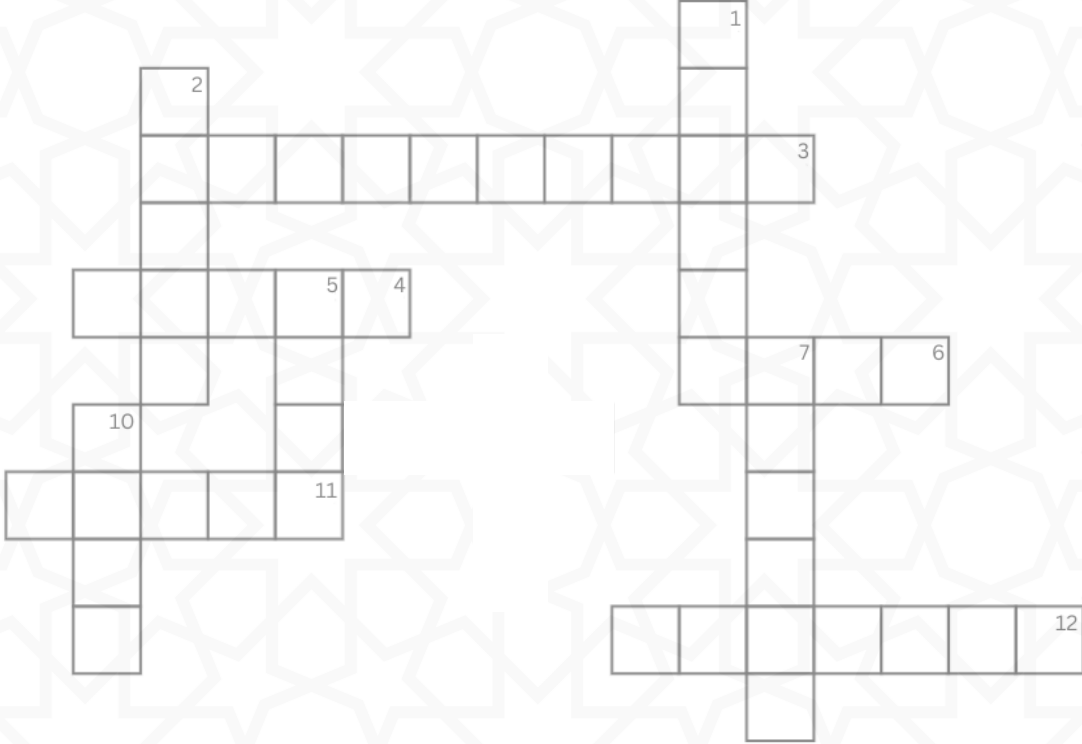
دیے گئے سوالات کے جوابات سے خانے پُر کریں۔

۱. مچھروں سے انسانوں میں پھیلنے والی جان لے وا بیماری کیا ہے؟

۲. حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی علامت کے طور پر کون سی وبا پھیلی تھی؟

۳. کون سی بیماری سنگین ذہنی خرابی کا باعث بنتی ہے جس میں لوگ حقیقت کی غیر معمولی تشریح کرتے ہیں؟

۴. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کن بیماریوں کا علاج کیا جیسا کہ قرآن کریم میں بیان ہے؟ پیدائشی اندھے اور ______

۵. آپ اس شخص کو کیا کہتے ہیں جو قوت سماعت سے محروم ہو؟ بہرا

۶. کہتے ہیں کہ، «اندھوں میں ______ راجہ.»

۷. بیکٹیریا کی وجہ سے پھیپھڑوں کا انفیکشن کون سی بیماری سے ہوتا ہے؟

۱۰. اس حالت کا کیا نام ہے جس میں آپ کے جسم کے کسی حصے کے پٹھے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں؟

۱۱. کون سی بیماری ہے جس کی وجہ سے آپ کا پاخانہ ڈھیلا اور پانی دار ہو جاتا ہے؟

۱۲. کون سی بیماری ہے جو زیادہ میٹھا کھانے سے ہوتی ہے؟

الفاظ تلاش کریں

کرکٹ
فٹ بال
ہاکی
تیر اندازی
تیراکی
دوڑ
بیڈمینٹن
گالف
غوطہ خوری
مکابازی
والیبال
باسکٹ بال
ٹینس
بیس بال
جہاز رانی

ق	ت	ر	ع	و	ٹ	ن	ٹ	ن	ی	م	ڈ	ی	ب	ق
ی	غ	س	ا	پ	ی	ڑ	ڈ	ص	ب	ت	ک	ج	ب	و
ہ	و	گ	ف	د	ن	ٹ	غ	ٹ	ی	ل	ک	گ	ا	ع
و	ط	ل	ک	ج	س	ص	ح	ر	س	ز	ر	ف	س	م
ا	ہ	ل	ا	ب	ٹ	ف	ا	ڑ	ب	ش	ک	د	ک	ر
ل	خ	ط	چ	ش	ز	ن	ض	م	ا	چ	ٹ	ا	ٹ	گ
ی	و	م	ن	ب	د	ڈ	خ	ن	ل	ہ	ب	د	ب	ا
ب	ر	ی	ن	ا	ر	ز	ا	ہ	ج	ا	س	و	ا	ل
ا	ی	ذ	ز	خ	ح	غ	ذ	ب	ز	ک	ا	ڑ	ل	ف
ل	ا	ی	ک	ا	ر	ی	ت	ی	ط	ی	پ	ہ	ی	ت

جوابات دلچسپ کھیل

ملیریا۔ طاعون۔ شیزوفرینیا۔ مبروص۔ بہرا۔ کانا۔ نمونیا۔ فالج۔ اسہال۔ ذیابیطس

اردو ادب

انگریزی	اردو
skin	جلد
skeleton	ڈھانچہ
bone marrow	ہڈی کا گودا
muscle	پٹھا
eye	آنکھ
ear	کان
brain	دماغ
nerves	اعصاب
Spinal cord	ریڑھ کی ہڈی
tonsils	گلے کے غدود
mouth	منہ
teeth	دانت
tongue	زبان
lips	ہونٹ / لب
esophagus	غذائی نالی
stomach	معدہ
intestine	آنت
liver	جگر
gallbladder	پتہ
lungs	پھیپھڑے
kidneys	گردے
bladder	مثانہ
pancreas	لبلبہ
heart	دل
arteries	شریانیں / نس
veins	رگیں
spleen	تلی